حسینؑ و حسنؑ ہمارے ہیں

جناب سید علی یاور صاحب صدرؔ اجتہادی

(۱)

کہا نبی نے حسینؑ و حسنؑ ہمارے ہیں
یہی سفینہ اسلام کے سہارے ہیں
یہی تو عرش امامت کے ماہ پارے ہیں
یہ صلح و جنگ کے کتنے حسیں نظارے ہیں
دہن حسنؑ کا کبھی سر جھکا کے چوم لیا
گلا حسینؑ کا آنسو بہا کے چوم لیا

(۲)

یہ کہہ رہے ہیں کہ صدمہ نہ کیوں ہو روحانی
چلیں گی ظلم و ستم کی ہوائیں طوفانی
حسنؑ کا زہر سے ہوگا یہ رنگ رخ دھانی
نہ زیر تیغ ملے گا حسینؑ کو پانی
جہاں پہ میرے نواسے کا سر جدا ہوگا
وہ ہولناک بیابانِ کر بلا ہوگا

(۳)

ذرا سنو یہ قیامت کی داستاں زہراؑ
تمہارے لال کا لٹ جائے گا مکاں زہراؑ
وہ مختصر سا بچے گا نہ کارواں زہراؑ
لہو کے اشک بہائے گا آسماں زہراؑ
جہاں میں ایک نیا انقلاب آئے گا
گہن میں چرخ پہ یہ آفتاب آئے گا

(۴)

خزاں نصیب چمن کا خیال آتا ہے
تمہارے تشنہ دہن کا خیال آتا ہے
لہو بھرے ہوئے تن کا خیال آتا ہے
کبھی مزار و کفن کا خیال آتا ہے
جگر کو اپنے سنبھالے بہن کھڑی ہوگی
زمیں پہ لاشِ غریب الوطن پڑی ہوگی

(۵)

یہ بولیں فاطمہؑ آنسو لہو کے برسا کر
چلے گا کیوں مرے بچے کے حلق پر خنجر
بتایئے کہ یہ کب ہوگا حشر کا منظر
گلے لگا کے نبیؐ نے کہا کہ اے دختر
نہ تم رہو گی نہ ہوں گے علیؑ نہ ہم ہوں گے
حسنؑ کے بعد یہ شبیرؑ پر ستم ہوں گے

(۶)

تو عرض کرتی ہیں گھبرا کے ثانیِ مریم
کرے گا کون مرے نورِ عین کا ماتم
یہ سن کے کرتے ہیں ارشاد سرور اکرمؐ
ہر ایک راز سے واقف ہے خالقِ عالم
وہ اک گروہ کو پیدا کرے گا دنیا میں
وہی حسینؑ کو رویا کرے گا دنیا میں

(۷)

ہر اک جگہ صف ماتم بچھائی جائے گی
دلوں میں درد کی بستی بسائی جائے گی
انہیں کی یاد زمانے میں پائی جائے گی
یہ داستانِ شہادت سنائی جائے گی
انہیں کے نام پہ ساغر پلائے جائیں گے
ہر ایک شہر میں شیعہ علم اٹھائیں گے

(۸)

کہا حسینؑ نے نانا سے، آپ کیا دیں گے
جو ہم پہ روئیں گے ان کو کوئی صلہ دیں گے؟
کہا یہ سن کے پیمبرؐ نے، ہم دعا دیں گے
تمہارے چاہنے والوں کو بخشوا دیں گے
تو بولیں فاطمہؑ آنکھوں کو میں بچھاؤں گی
انہیں بہشت بریں ساتھ لے کے جاؤں گی

(۹)

کہا علیؑ نے کہ ہم بھی گلے لگائیں گے
جو قصر لعل و گہر کے ہیں وہ دکھائیں گے
ہم ان کو چشمہ کوثر پہ لے کے جائیں گے
خود اپنے ہاتھ سے ساغر انہیں پلائیں گے
اب اپنے فرض کو پورا کرو عزادارو
شہیدِ ظلم پہ گریہ کرو عزادارو

(۱۰)

یہ اشک جو غم شہؑ میں بہائے جاتے ہیں
یہی تو نور کے شیشوں میں پائے جاتے ہیں
یہ ساکنانِ فلک کو دکھائے جاتے ہیں
انہیں سے عرش کے تارے بنائے جاتے ہیں
یہی تو قلب پیمبرؐ کا چین ہیں آنسو
یہی تو مرہم زخمِ حسینؑ ہیں آنسو

(۱۱)

ہیں کربلا کے شہیدوں کی داستاں آنسو
بنے ہیں دامن گردوں پہ کہکشاں آنسو
پہنچ گئے ہیں ہمارے کہاں کہاں آنسو
یہ بارگاہ خدا میں ہیں ضو فشاں آنسو
یہی حسین ستارے بنے نگاہوں کے
نثار ان پہ خزانے ہیں بادشاہوں کے

(۱۲)

خود اشکبار تھے جن پر نبیؐ کے گھر والے
انہیں حسینؑ کے غم میں ہیں صدرؔ کے نالے
اِدھر بھی دیکھ لو زہراؑ کی گود کے پالے
پڑی ہے خاک سروں پر، لباس ہیں کالے
تمہاری یاد میں آنکھوں سے اشک ڈھلتے ہیں
جہاں میں آج ہزاروں علم نکلتے ہیں

❋❋❋

(بقیہ صفحہ ۲۷ کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔)

ظاہر رہی اور چھپائے نہ چھپی۔ ائمہ اثنا عشر نے اس حقیقت کو ظاہر کیا اور برابر بتلایا، انہی سے ہم تک پہنچا، بے شک اس ترتیب کو مٹا کر دوسری ترتیب کو رواج نہ دیا صرف اس لئے کہ یہ ہونے کا نہیں کہ سب اسی کے پابند ہو جائیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ قرآن بھی مسلمان کا ایک نہ رہے۔ مفاد اسلامی کے محافظ ائمہ اہلبیتؑ ہرگز اس انتشار کو اپنے ہاتھوں برداشت نہ کر سکتے تھے۔

اهل بیتؑ وآیت تطهیر
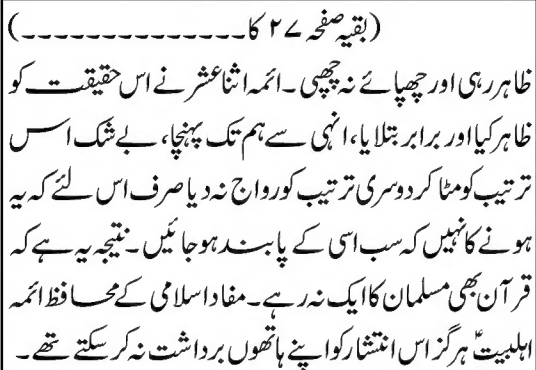
وہی صورت آیت تطہیر کی ہے۔ قرآن بجا اور درست ہے بالکل درست مگر ترتیب کو کون درست کہتا ہے۔

بے شک ''حدیثے که خلاف قرآن باشد بر دیوار باید زد'' مگر حدیثے که خلاف ترتیب قرآن باشد که گفت؟

امامت اور قرآن اور کلام اللہ کے متعلق مزید سوالات کا جواب پہلے گذر چکا ہے۔

والسلام

علی نقی النقوی عفی عنہ ۲۲۔ ماہ صیام ۱۳۶۰ھ